21770
9/8

Date:

اسلام علیکم

میرا سوال DropShipping کے کاروبار کے بارے میں ہے۔ پہلے اس سوال میں ڈراپ شپنگ کا خلاصہ بیان کرونگا اور پھر اپنا طریقہ اس کام کے کرنا کا

DropShipping کا خلاصہ:۔

"کسی کا ویب سائٹ پر کوئی چیز (product) دیکھی پھر اس کو اپنی سائٹ پر لگادیا اور پھر اس کی (Marketing) کی اور جب (Order) آتا ہے تو پھر اُس والے جس کی یہ چیز (website) اُس کو بولتے ہیں کہ یہ چیز اس جگہ پر (Deliver) کردو اور وہ بندہ اس کو وہاں پر (Deliver) کر دیتا ہے۔

اس کام کی مثال:۔

(الف)

"مثال کے طور پر کسی نے دیکھا کہ (ب) کی ویب سائٹ پر جوتے 10 روپے کے مل رہے ہیں (Shows) تو پھر (الف) نے اپنی سائٹ پر یہ جوتے (Shows) 20 روپے میں لگائے، پھر اس کی (Marketing) کی۔ پھر جب (الف) کو جوتے کا (Order) ملا (ج) سے یعنی 20 ملے تو پھر (الف) نے (ج) کو (Order) دیا 10 روپے کا اس کو بولا کہ یہ چیز اس (ج) کے پتے پر (Deliver) کردو۔

میرا کام کرنا کا طریقہ:۔

مثال کے طور پر میں نے دیکھا کہ (ب) کی سائٹ پر جوتے 10 روپے کے مل رہے

URBANE PAPER PRODUCT

(جاری ہے)

Date:

ہے تو میں نے (ب) کو (Message) کیا کہ میں ایک ڈراپ
شپر (Dropshipper) ہوں مجھے تمھاری چیز (product) ابھی
اچھی لگی ہے میں تمھاری چیز کو اپنے پاس رکھ کر (Marketing)
کرونگا جس سے میرے پاس بہت (Order) آئینگے
اور میں تم کو (Order) دونگا اس سے تمھارا کاروبار
میں بھی اچھا چلے گا تو تم یہ چیز جو 10 روپے کی
ہے مجھ کو 8 روپے کی دو یا 9 روپے کی دو تو وہ جب
میری مجھے بولتا ہے OK - تو پھر میں اس چیز (product)
کو اپنی سائٹ پر لگا دیتا ہوں اس کی (Marketing) کرتا ہوں
اور جب (ج) میری سائٹ پر آتا ہے تو میں نے ایک نوٹ
(Note) اس چیز (product) کے پاس لکھا ہوتا ہے وہ نوٹ ہے

(Note): میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ یہ چیز (product) میں
آپ کو ایک دو ہفتہ میں (Deliver) کر دونگا۔

جب (ج) مجھے order کرتا ہے میں (الف) کو (order) دیتا ہوں 8
روپے کا اور اس کو بولتا ہوں کہ یہ (product) (LS) کے
پتہ پر (Deliver) کر دو۔ (LS) ایک Packing کی Company ہے
جو چیز کو pack کر کے کسی بھی پتہ پر Deliver کر دیتا
ہے۔ یعنی جو چیز (ب) نے (LS) کو دی تو (LS) کے قبضہ میں
آ گئی اور میں نے دل میں (LS) کو وکیل بنانے کی نیت کری اور
پھر (LS) نے اس چیز کو (pack) کر کے (ب) کے گھر کے
پتہ پر (Deliver) کر دیا۔ تو اس طرح سے یہ کام کرنا حلال ہے یا
حرام۔ اگر حرام ہے تو اس کو حلال کیسے طرح کر سکتے ہیں۔

نام: محمد حسن داؤد
نمبر: 0316-2589185
پتہ: گلستان جوہر بلاک 19 الرؤف رائل سٹی فلیٹ نمبر 307-A/3

URBANE PAPER PRODUCT

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیًا

سوال کے مطابق جب گاہک کی طرف سے آرڈر موصول ہوتا ہے تو (الف) کی طرف سے وعدہ بیع کیا جاتا ہے، اور وعدہ بیع کے بعد (الف) پیکنگ کمپنی (ی) کو اس چیز کے پیک کرنے اور گاہک تک پہنچانے کا وکیل بناتا ہے۔ لہٰذا جب گاہک (ج) پیکنگ کمپنی (ی) سے سامان پر قبضہ کرلیتا ہے تو تعاطی کے ذریعے گاہک (ج) اور (الف) کے درمیان عقد بیع مکمل ہوجاتا ہے، اس لیے ایسا معاملہ کرنا شرعا درست ہے، تاہم پیکنگ کمپنی (ی) سے اس بات کی صراحت کی جائے کہ آپ میرا مال وکیل کی حیثیت سے وصول کریں اور پیک کرکے مطلوبہ جگہ تک پہنچادیں۔ (ماخذہ؛ تبویب: 30/1866)

الفتاوى الهندية (٣/ ٣)

وأما شرائط النفاذ فنوعان أحدهما الملك أو الولاية والثاني أن لا يكون في المبيع حق لغير البائع فإن كان لا ينفذ كالمرهون والمستأجر كذا في البدائع.

فقه البيوع علي المذاهب الاربعة: ٣٤/١

وصيغة الاستقبال لا ينعقد بها البيع ،لانه مساومة ،او وعد -فمن قال :"بعني هذا الثوب بعشرة"،فهذه مساومة ،واذا قال "ابيعک " فهذا وعد،فالمضارع والامر لا يدلان على انشاء العقد ،فصيغة الماضى هي التى تدل على انشاء العقد۔

دار الافتاء

الفتاوى الهندية (٣/ ١٩)

ولو اشترى دهنا ودفع القارورة إلى الدهان وقال للدهان ابعث القارورة إلى منزلي فبعث فانكسرت في الطريق قال الشيخ الإمام أبو بكر محمد بن الفضل - رحمه الله تعالى - إن قال للدهان ابعث على يد غلامي ففعل فانكسرت القارورة في الطريق فإنما تملك على المشتري ولو قال ابعث على يد غلامك فبعثه فهلك في الطريق فالهلاك يكون على البائع لأن حضرة غلام المشتري تكون كحضرة المشتري وأما غلام البائع فهو بمنزلة البائع كذا في فتاوى قاضي خان فإن قال المشتري للبائع زن لي في هذا الإناء كذا وكذا وابعث به مع غلامك أو قال مع غلامي ففعل فانكسر الإناء في الطريق قال هو من مال البائع حتى يقول ادفعه إلى غلامك أو قال إلى غلامي فإذا قال ذلك فهو وكيل فإذا دفعه إليه فكأنه دفعه إلى المشتري فيكون الهلاك عليه كذا في المحيط. .

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (٧/ ٢٠٤)

ولو وكله أن يشتري له فلوساً بدرهم فاشتراه وقبضها فكسدت في يد الوكيل قبل أن يدفعها إلى الموكل فهي للذي وكله؛ لأن قبض الوكيل بمنزلة قبض الموكل من حيث إن الوكيل في القبض عامل للموكل.

ألا ترى أنه لو هلك في يد الوكيل كان بمنزلة ما لو هلك في يد الموكل فكأنها كسدت في يد الموكل............ والله سبحانه و تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح	عبدالرحمٰن
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی	دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۵/شعبان/۱۴۴۰ھ	۵/شعبان/۱۴۴۰ھ
۱۱/مئی/2019ء	۱۱/مئی/2019ء

الجواب صحیح
محمد یعقوب
۶/۹/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
۶/۹/۱۴۴۰ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۰۷۹/۳۱
۱۴۴۰/۹/۹
۲۰۱۹/۵/۱۵